ضبط وترتیب:

جناب محمد عدنان زیب

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا موجودہ حالات پر تازہ ترین انٹرویو

۲۳ رجنوری کو ملک کے ایک معروف چینل نیوز 5 کے بیورو چیف معروف صحافی کمال اظفر صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق سے ان کی رہائش گاہ پر تفصیلی انٹرویو لیا جو ۲۵ رجنوری 2011 کو بار بار نشر ہوا' ملک کے گھمبیر حالات پر مولانا سمیع الحق کی تازہ ترین گفتگو ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

ہم اس وقت جمعیت علماء اسلام (س) کے سربراہ جناب مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ ہیں اوران کے ساتھ تازہ ترین صورتحال پر گفتگو کریں گے۔ شریعت بل کے حوالے سے' سینٹ میں ان کے کردار' ملی یکجہتی کونسل' دفاع افغانستان و پاکستان کونسل وغیرہ میں ملک کی سیاسی صورتحال میں ان کا بڑا کردار رہا ہے۔

س: اس وقت آپ کیوں خاموش ہیں؟ آپ کی خاموشی کو لوگوں میں معنی خیز انداز سے دیکھا جارہا ہے جبکہ اس وقت بھی دفاع پاکستان وافغانستان کونسل کی طرح کسی تنظیم کی ضرورت ہے۔ تو آپ کیوں خاموش ہیں؟

ج: ایک تو ہماری مقامی سیاست ہے۔ جس میں ہمارے سیاستدان لگے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھال رہے ہیں اور الزامات لگا رہے ہیں' ایک دوسرے کو نیچا دکھا رہے ہیں' حکومت کے ایک ہی دسترخوان پر بیٹھے ہوئے اتحادی بھی ایک دوسرے کے ساتھ لڑ رہے ہیں' ایک گٹر ہے' اور سب اس میں پڑے ہوئے ہیں اگر میں بھی اس میں حصہ لوں تو میں بھی وہ ہی بن جاؤں گا جو کردار اس وقت دیگر سیاسی پارٹیوں کا ہے لیکن اصل سیاست جو ہے میں اس میں بالکل خاموش نہیں رہا ہوں بلکہ میں ۵۔۱۰ سال سے اسی سیاست میں دن رات لگا ہوا ہوں' اور اسے میں مقدس جہاد سمجھتا ہوں' اور وہ ہے عالمی کفر جو صلیبیت' یہودیت کی شکل میں سب ہمارے خلاف ایک ہو چکے ہیں۔ اور ہمارے خلاف پورا ایک فیصلہ کن معرکہ شروع ہے' جس کا ق لیگ' ن لیگ اور PP وغیرہ پارٹیوں کو احساس ہی نہیں' اور ہم پر پورا عالم کفر یلغار کر چکا ہے' سیاسی اعتبار سے بھی نظریاتی لحاظ سے بھی اور قومی اعتبار سے بھی ہمیں تباہ و برباد کیا جارہا ہے۔ افغانستان کے حالات کو آپ دیکھ رہے ہیں' کہ لوگوں نے قربانیوں سے اسے آزاد کیا مگر امریکہ اور نیٹو آکر وہاں بیٹھ گیا' اور وہاں سے وہ مسلسل پاکستان میں مداخلت کر رہے ہیں' پاکستان غیر اعلانیہ ان کے رحم و کرم پر ہے' اور ہمارا ملک غلام ہو چکا ہے۔ سوڈیڑھ سو سال کی قربانیاں جو بزرگوں نے دی تھیں وہ ضائع ہوگئیں اور ملک کو لادینیت کی طرف دھکیلا گیا۔ پاکستان کی بقاء اور دفاع دراصل اسلامی تشخص ہی اس کی بنیاد ہے' پوری دنیا یعنی عالم کفر ہمارے اسلامی تشخص کو مٹا رہا ہے' آپ دیکھ رہے ہیں کہ توہین رسالت قانون کو چھیڑا جا رہا ہے' جو ہمارے ایمان کا جز ہے' کفر ہمارے حجاب اور پردے کو برداشت نہیں کر رہا' مدارس کو برداشت نہیں کر رہا ہے' مدارس اور ہماری خانقاہوں کو برباد کر رہا ہے۔ دینی

مدارس سے لوگوں کو پروپیگنڈے سے اتنا بدظن کیا گیا کہ اب لوگ خود مدارس کے بارہ میں شک وشبہات کا شکار بن رہے ہیں۔ اب اگر اتحاد کی ضرورت ہے تو وہ اسی اسلامی تشخص کو بچانے کے لئے کیا جانا چاہیے۔ اور اس بیرونی تسلط کا مل کر مقابلہ کرنا اس کی بنیاد ہو۔ افغان کونسل اس لئے بنائی گئی تھی' اس میں ۳۷ جماعتیں تھیں' جس میں سیاسی بھی تھیں' مذہبی بھی اور ایک بہت بڑا پلیٹ فارم بنا دیا گیا تا کہ امریکہ آرہا ہے' وہ ہمارے دروازہ پر دستک دے رہا اور ہمارا دروازہ توڑ رہا ہے۔ ۲۰۰۱ء کو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں یہ پلیٹ فارم بنا۔ لیکن پھر اس کے بعد اس کو MMA بنایا گیا مگر پھر ایم ایم اے کو سیاست کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ اب اگر کوئی اتحاد اس بنیاد پر بنتا ہے تو میرا یقین ہے کہ یہ اتحاد مسلمانوں کو نقصان نہیں بلکہ خیر پہنچائے گا' ورنہ اس سے قبل ہمارے اتحادوں کو لوگوں نے ''شر'' کا ذریعہ بنایا' لوگوں کو دھوکہ دیا اسلام کے نام پر۔ اسمبلیوں میں پہنچ گئے۔ ایم ایم اے کی بڑی بڑی جماعتوں نے مل کر آپس میں بندر بانٹ کیا۔ وزارتوں پر لڑائی شروع ہوئی سیٹوں پر کہ یہ سیٹ ہماری ہے' یہ وزارت ہماری ہے۔ ۵ سال سرحد میں حکومت رہی' اسلام کا نام نہیں لیا۔ یہاں لوگوں نے ان کو ووٹ امریکہ کی مخالفت اور طالبان کی حمایت پر دیا۔ الیکشن ہم نے امریکہ دشمنی کے نام پر جیتا۔ طالبان اور افغانستان کی قربانیوں کے نام پر جیتا۔ پھر ہم ایسے بدل گئے کہ اعلانیہ کہنے لگے کہ ہم تو طالبان کو جانتے بھی نہیں۔ پھر اس کے بعد ہم بڑی تعداد میں پارلیمنٹ پہنچ گئے۔ 21 ممبران سینٹ میں تھے اور ۷۰ ممبران قومی اسمبلی میں تھے۔ مگر وہاں اسلام کا نام تک نہیں لیا گیا۔ اور دن کو ڈیسک بجاتے رہے ایل ایف او کے خلاف۔ مگر راتیں جرنیلوں کے ساتھ مذاکرات پر گزرتیں۔ ہم اس وقت سے اس صورتحال پر چیختے رہے مگر کوئی نہ سنتا' اگر ایسا اتحاد بنتا ہے اور یہ اتحاد انہی مقاصد کے لئے بن رہا ہو تو اس اتحاد کو دور سے سلام۔ یہ اتحاد مسلمانوں کو پھر سے دھوکہ دینے کا ذریعہ بنے گا۔ لیکن اگر ہم سب یہ حلف کریں' قسم کھائیں اور قرآن پر ہاتھ رکھیں کہ یہ اتحاد صرف ملک کو ان حالات سے نکالنے کے لئے ہوگا۔ بیرونی دباؤ اور مخالف قوتوں کے خلاف ہمیں جنگ لڑنی پڑے گی' اس میں انتخابی سیاست کو بیچ بھی نہیں کریں گے۔

یہ اتحاد ڈرون حملے روکنے کے لئے ہو جو کہ آج بھی ہوا ہے' اور توہین رسالت ایکٹ کو جو چھیڑا جا رہا ہے' جیسا کہ آج بھی یورپی یونین نے اس کے بارے میں بڑی بکواس کی ہے' اور وہاں پردے پر پابندی لگائی جا رہی ہے' وہ اسے برداشت نہیں کر سکتا مگر ہمارے زخموں پر نمک چھڑکا جا رہا ہے' اتحاد انہی مقاصد کے لئے ہو' نہ ہوا تو ہم مٹ جائیں گے' ہمارا اتحاد عظیم مقاصد کے لئے ہو۔ اور یہ اتحاد زرداری' گیلانی' نواز شریف کو محلات سے نکال کر روڈوں پر لانے پر مجبور کرے کہ ہمارا ملک غیر اعلانیہ طور پر غلام ہو چکا ہے' اسے پہلے آزادی دلائیں تو یہ اتحاد کارآمد اور سودمند ہوگا ورنہ یہ اتحاد لوگوں کو پھر سے دھوکہ دینے کا ذریعہ بنے گا۔

س: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ قاضی حسین احمد اور فضل الرحمٰن آپس میں بندر بانٹ کرتے رہے تو کیا آپ پھر آپ اسکا ساتھ دینگے؟

ج: مصیبت یہ ہے کہ اتحاد جس انداز میں بھی بنے یہ لوگ ہائی جیک کر لیتے ہیں' ہماری ساری محنت پر پانی پھیر دیتے ہیں' مجھے بڑا تلخ تجربہ ہوا ہے۔ حضورﷺ کا ارشاد ہے: المومن لا یلدغو من جحر واحد مرتین مسلمان ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جا سکتا۔

س: ایم ایم اے بحال ہوئی تو آپ اس میں جائیں گے؟

ج: ایم ایم اے اندرونی سیاست کے لئے نہ ہو بلکہ بیرونی قوتوں کے ساتھ لڑنے کیلئے ہو' اس میں بریلوی' شیعہ' اہل حدیث' دیوبندی' سارے مکاتب فکر کے لوگ شامل ہوں' اور بنیاد یہ ہو کہ کافر کے تسلط سے ملک کو آزاد کرانا ہے' تو ٹھیک رہے گا اور اگر سیاست کرسیوں کے لئے ہو' اور ہر پارٹی لڑے کہ مجھے سیٹ مل جائے۔ میں سینٹ کا ممبر بن جاؤں یا اسمبلی کا تو یہ دھوکہ ہے جو عوام کو دیا جائے گا۔

اب انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے تو یورپی تسلط سے ملک کو آزاد کرایا جائے۔

س: تو کون لائے گا یہ انقلاب؟

ج: اس میں ہم سب شامل ہوں' اخلاص کے ساتھ اور قوم کو اعتماد میں لیں۔ ایک معاہدہ ہو اس ایک نکتے پر اور اس کے لئے اشتراک عمل ہو۔

س: مولانا ان حالات میں انتخابات کا کچھ فائدہ ہوگا؟

ج: انتخابات کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ جمہوریت تو آمریت سے زیادہ خطرناک ہوتی جارہی ہے۔ یہ تو عوام کو فائدہ کے بجائے نقصان دے رہے ہیں' ٹیکس بڑھا رہے ہیں' انصاف تک رسائی نہیں' بجلی کا نرخ' ڈیزل کا آئے دن نرخ بڑھا رہے ہیں' ایسی جمہوریت سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ بلکہ پھر یہی لوگ آئیں گے ان دو پارٹیوں کے چکر میں ہمارے ۲۵ سال گزر گئے۔ ہم نے مسلم لیگ (ن) کو بھی آزمایا۔ بے نظیر کو بھی ۳ دفعہ آزمایا۔ زرداری بھی آیا اور الیکشن میں لوگوں کو یقین تھا کہ ہم بہتری کی طرف جارہے ہیں' مگر آج پوری جمہوریت اور فوجی جرنیل ایک اتحادی بن کر غیروں کے اشاروں پر اور رحم و کرم پر چل رہی ہے۔ جمہوریت کے خیمے میں پارلیمنٹ کے نام پر وہ بدترین کام جاری ہیں جو ایک ڈکٹیٹر اور آمر بھی نہیں کرسکتا۔

س: حکومت اپوزیشن جماعتوں سے بھی رابطے میں ہے' پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے بھی اس کا ذکر کیا ہے' اس سے ملک کی تقدیر بدل جائے گی' 45 دن کا الٹی میٹم دے دیا' دس نکاتی ایجنڈا دیا۔ اس کے بعد چودھری شجاعت نے 5 نکاتی ایجنڈا دے دیا۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ جو ایجنڈے ہیں اس سے ملک کی تقدیر بدلے گی۔

ج: ان دس اور پانچ نکتوں میں ایک نقطہ بھی اسلامی تشخص کا نہیں ہے' اس میں کوئی ایسا الٹی میٹم نہیں کہ امریکہ کی غلامی چھوڑ دو اس سے نکل آؤ' اس میں کوئی تحفظ ناموس رسالت کی بات نہیں ہے' اس میں کوئی نظام شریعت نافذ کرنے اور نظام عدل کو درست کرنے کی بات نہیں ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ اس سے ہمارے مسائل حل ہوجائیں گے' اصل چیز مرض کی تشخیص ہے' ورنہ یہ سارے مطالبے اور میثاق جمہوریت اور یہ سارے ڈرامے یہ ہمیں کچھ نہیں دے سکتے۔

س: قومی حکومت کا قیام کا کوئی حل ہے؟

ج: قومی حکومت بھی کن لوگوں کی بنے گی' اصل میں جو سارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم اسی نظام سے چمٹے ہوئے ہیں' جو سامراجی نظام ہے' کرپشن کا نظام ہے' اس میں کوئی تبدیلی لانے پر تیار نہیں اور عدلیہ جو ہے مکمل آزاد ہوجائے' اور نظام عدل سارا بدل جائے۔

س: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ عدلیہ مکمل طور پر آزاد نہیں۔

ج: نہیں صرف سپریم کورٹ کچھ آزاد ہے' لیکن نیچے جو عدلیہ کا نظام ہے وہ اسی بنیادوں پر چل رہا ہے' جس کے خلاف پورا جوڈیشنل چیخ رہا ہے۔ جس میں تاریخیں ہیں' فرضی شہادتیں ہیں' مہینوں' سالوں مقدمات چلتے رہتے ہیں۔ جس میں وکالت کا نظام ہے' اس کو سچ بناؤ' سچ کو جھوٹ ثابت کرو' ہم نے اس نظام عدالت کے خلاف شریعت بل پیش کیا تھا اور شریعت بل میں بنیادی چیز ساری یہی تھی کہ اس عدالتی نظام کو بدل لو' جو سارا خالص طبقاتی اور استعماری نظام پر استوار ہے۔ رشوتیں چلتی ہیں۔ پہلے لوگ وکیل کرتے تھے' اب نیب والے کسی کو پکڑ لیتے ہیں تو وہ لوگ کہتے ہیں ہم نے جج کرلیا ہے۔ پوری عدلیہ خرید لی ہے۔ وکیل کی بھی ضرورت نہیں رہی۔

س: پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے سربراہ پیر صاحب پگاڑا کا یہ کہنا کہ اس سال حکومت ختم ہوجائیگی اور اگلا سال انتخابات کا ہوگا؟

ج: ہمیں پتہ نہیں علم نجوم کی کوئی مہارت ان کو ہوگی' اور نجومی تو ہر وقت کوئی نہ کوئی پیشن گوئیاں کرتے رہتے ہیں' کہ انہیں اپنی دکان چلانی ہوتی ہے تو اگر یہ سیٹ اپ اس سال ختم ہوجائے یا ایک مہینے میں ختم ہوجائے تو اس کا متبادل ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم تو ایسے اندھیرے میں پھنس گئے ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے ناشکری کی وجہ سے وادی تیہ میں گھیر لیا۔ آپ کہیں گے کہ کون سا راستہ ہے

کون ساحل ہے تو کسی کو حل نہیں معلوم۔ راستے سب بند ہو چکے ہیں' ۵۰۔۶۰ سال ہم نے غداری کی' بغاوت کی جس طرح بنی اسرائیل کو ایک جنگل میں اللہ تعالیٰ نے گھیر لیا' یتیھون فی الارض (الایۃ)

تو پاکستان اب وادی تیہ بن گیا ہے۔ ہم سب بھٹک رہے ہیں' علماء بھی سیاستدان بھی حکومت بھی عوام بھی' تو مجھے تو راستہ نکلنے کا نظر نہیں آتا' کہ کسی جادو کی چھڑی استعمال کریں اور دروازے کھل جائیں گے۔

س: مولانا صاحب مجھے یہ بتائیے گا کہ اگر اگلے سال یا اس سے اگلے سال انتخابات ہوتے ہیں' تو کیا آپ کی جماعت انتخابات میں حصہ لے گی۔ یا ماضی کی طرح پھر بائیکاٹ کرے گی؟

ج: ۲۰۰۸ میں بھی ہم نے کافی سوچ بچار کیا' ہمیں معلوم تھا کہ بڑی طاقتوں نے ایک جو نقشہ بنایا ہے' اور انجینئرڈ انتخابات ہوں گے' اور وہی انہوں نے کیا کہ اگر پرویز مشرف جائے تو اس کی پالیسیاں اس کا سب کچھ باقی رہے' بلکہ اس کو اور تیز کر لیا جائے' تو ایسے الیکشن میں ہم کیا کر سکتے تھے' دو چار سیٹیں ہمیں مل بھی جاتی ہیں تو ساری توانائی ضائع ہو جاتی' لیکن ہم حالات میں کچھ تبدیلی نہیں لا سکتے تھے جنہوں نے حصہ لیا انہوں نے کون سا تیر مارا تو ہمارے ساتھیوں کی رائے یہ تھی کہ آنے والی حکومت پارٹیوں میں بانٹ دی گئی ہے' اور حکومت ان کی مرضی کے کی بنے گی صوبے بانٹے گئے تھے۔ تو اب آئندہ جو الیکشن ہوگا تو حالات دیکھیں گے' پارٹی کے ساتھ باہمی مشاورت ہوگی اگر الیکشن میں جانے کا فائدہ ہوگا تو ضرور جائیں گے۔

س: مولانا صاحب: یہ بتائیے گا کہ 7 قبائلی ایجنسیوں' سوات' مالاکنڈ میں' کہا جا رہا ہے کہ بغاوت اور بیرونی سازشیں ہیں' اور خون خرابہ ہو رہا ہے۔ عسکریت اور شدت پسندی کو دوام بخشا جا رہا ہے' آپ کیا سمجھتے ہیں؟

ج: بالکل بیرونی طاقتیں ہیں فضا ایسی بنائی گئی ہے کہ قبائل ہمارے بازوئے شمشیر زن تھے' وہ ہمارے محافظ تھے' اور افغانستان میں جو حکومت جو طالبان کی آئی تھی وہ تو ہمارے فی سبیل اللہ گویا ایک سپاہی تھے' ہم نے وہ سارا نقشہ خراب کر دیا' اور اب امریکہ نے سارا گند ڈال دیا' قبائل میں اور یہ سارا فساد ہی وزیرستان وغیرہ کا یہ سارا امریکہ کا ہے' کہ یہ آگ بھڑکتی رہے ہم اسے بجھانا چاہتے ہیں' اور وہ بجھنے نہیں دیتے ہم مصالحت کے لئے کوشش کرتے ہیں تو امریکہ ناراض ہوتا ہے' اس لئے کہ سارا انتظام ہمارا اپ سیٹ ہو جائے اور پھر دشمن کو جو من مانی کرنی ہو وہ کر سکے اور یہ حال ہو جائے کہ قبائل اور بلوچستان سب ہمارے کنٹرول میں نہ رہیں۔ ہم اپنے ہاتھوں اپنے لوگوں کو مار رہے ہیں' ڈرون حملے کروا رہے ہیں۔ فوجی آپریشن کر رہے ہیں' تیراہ اور پارہ چنار پر روزانہ بمباری کر رہے ہیں۔ اب ایسے حالات میں حکومت کا رٹ کہاں ہے؟' اور وہ لوگ کب تک ہمارے ساتھ مخلص رہیں گے جو سب کچھ قربان کر رہے تھے' پاکستان کے لئے آج مردہ باد کے نعرے لگا رہے ہیں۔ امریکہ یہی چاہتا تھا کہ ان کے اندر نفرت پیدا ہو' اب رات میں نے دیکھا' کسی انڈین چینل پر پورا علاقہ قبائل میں بھرا ہوا تھا' لوگ ہزاروں کی تعداد میں نکلے ہوئے تھے اور لوگ پاکستان مردہ باد کے نعرے لگا رہے تھے اور امریکہ کے جو یار ہیں غدار ہیں۔ یہ بینر چینلوں پر دکھائے گئے تو یہ وقت اب آ گیا ہے امریکہ چاہتا ہے کہ اب قبائل سڑکوں پر نکل آئیں اور پاکستان کے خلاف بندوق اٹھائیں' تو ہم نے مجبور کر دیا ان قبائلی کو نفرت پر مجبور کیا۔

س: کیا وجوہات ہیں کہ بیت اللہ محسود کو حکیم اللہ محسود کو مولوی فضل اللہ کو' مولانا فقیر محمد کو کیا وجہ تھی کہ یہ پاکستان کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں۔

ج: وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان بالکل امریکہ کے ساتھ کھڑا ہے اور پاکستان امریکہ کا اتحادی بن گیا ہے' اور یہ جنگ جو ہمارے خلاف لڑ رہے ہیں' افغانستان میں یا ہمیں مار رہے ہیں' تو وہ امریکہ اور حکومت آپس میں یہ مل کر کر رہے ہیں' آج بھی وہی پوزیشن ہے کہ پاکستان

میں ہماری فوج ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے' جوان کو آرڈر ملتا ہے۔امریکہ سے' واشنگٹن سے اسی پر ہم کاربند ہیں' تو اب ان لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے کہ مسلمان رہے ہی نہیں یہ تم تو کافر کا ساتھ دے رہے ہو' اور مسلمان جا کر کافر کے ساتھ میدان جنگ میں کھڑا ہو جائے اور اس کا ساتھ دے تو آپ پھر کیا کریں گے؟ حالات انہوں نے پیدا کیے۔اور ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ جنگ ہماری جاری رہے گی حالانکہ پارلیمنٹ میں مَیں خود موجود تھا اور پھر سیکورٹی کونسل جو بنی' اس میں بھی شامل تھا۔ہم نے مہینوں غور و خوض کے بعد ایک قرارداد متفقہ پاس کی اور سب نے کہا یہ جنگ ختم کردو۔مذاکرات شروع کرو اور ڈرون حملے امریکہ کو مت کرنے دو لیکن وہ قرارداد بالکل ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا تو اور کون سا طریقہ ہے' لوگ مصالحت کرانے کے لیے تیار ہیں۔ اور کئی دفعہ لوگوں نے کرائے بھی مگر رات کو معاہدہ ہو گیا اور صبح کو ڈرون حملہ ہوا' میزائل داغے گئے اور بیت اللہ محسود وغیرہ اُس میں اُڑا دیئے گئے۔

س: مولانا صاحب آپ کی جتنی بھی گفتگو ہے اُس میں آپ نے یہ کہا کہ پاکستان نے ان کے خلاف ظلم کیا اور امریکہ کے ساتھ اتحادی بن گیا تو اس میں آپ کی گفتگو کے تناظر میں یہ سمجھا جائے کہ پاکستان کے اندر جو نیٹو کی سپلائی لائن ہے اس پر اٹیک ہو رہے ہیں حملے ہو رہے ہیں یا آئل ٹینکروں کو جلایا جا رہا ہے تو یہ سب جو کر رہے ہیں تو آپ کیا خلاقی طور پر اسے سپورٹ کرنا چاہ رہے ہیں؟

ج: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنگ کس نے بھڑکائی ہے تو جنگ جب پھیل جاتی ہے تو ہمارے پشتو میں محاورہ ہے کہ جنگ میں گڑ اور شکر نہیں بانٹا جاتا اب اس جنگ میں جس کو لوگ پسند نہیں کرتے وہ ہر لحاظ سے اپنا اسٹریٹیجی بھی استعمال کرتے ہیں خواہ سپلائی لائن کاٹنا ہو یا کسی طرح بھی نقصان پہنچانا ہو۔ امریکہ کے اتحادیوں کو تو پھر جنگ میں جو یہ سب کچھ چلتا ہے۔اس کا حل یہی ہے کہ حکومت خدا کے لئے اپنی کچھ پالیسیوں سے دست بردار ہو جائے امریکہ کو کہے کہ بس میں نے بہت کرلیا اب تو ہم سے نہ خدا ہی ملا اور نہ وصال صنم۔امریکہ بھی خوش نہیں اور ہم پر الزامات لگاتا ہے اور مطالبے کرتا ہے۔ہمارے دینی تشخص میں بھی مداخلت کرتا ہے' ویٹی کن کا پوپ وہاں بیٹھا ہوا ہے اُسے تو حق دیتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی کے بارے میں۔ناموس رسالت کے بارہ میں جو چاہے بکے۔لیکن اگر مولوی بولتے ہیں تو شور مچاتے ہیں کہ یہ شدت پسند ہیں۔عیسائی تو اپنے پوپ کو نہیں روکتے اور نہ امریکہ روکتا ہے کہ تم کون ہوتے ہو وہاں سے مداخلت کرنے والے اور یہاں علماء اگر بولتے ہیں تو شور مچاتے ہیں۔جبکہ یہ درحقیقت تحفظ شاتم رسول ﷺ کی تحریک ہے۔کہ ہمارے رسول کو جو گالی دیں یہ اُس کی حفاظت کریں۔ اور یورپ کہے' سلمان رشدی' نسرین تسلیمہ کی طرح وہ اس کا مستحق ہے کہ اسے وی آئی پی کا درجہ دیا جائے تو اس حد تک بیرونی مداخلت تو انگریز نے بھی نہیں کی تو امن کیسے قائم ہوگا۔

س: اس صورت حال میں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ سلمان تاثیر کو قتل کرنے والے ممتاز قادری کا اقدام درست تھا؟

ج: اب درست تھا یا غلط مگر اُس کے اسباب خود سلمان تاثیر نے پیدا کیے۔وہ اپنے قتل کا خود ذمہ دار ہے۔ایک بڑے منصب پر فائز شخص کو اس حد تک نہیں جانا چاہیے تھا کہ کھلم کھلا حضور ﷺ کی توہین کرنے والی خاتون کے پاس جیل پہونچ جائے اور وہ سارے پروٹوکول اور سٹیٹس کو نظر انداز کر کے اسے پائمال کرے۔علماء سے کہے کہ میں انہیں جوتے کی نوک پر رکھتا ہوں۔تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ جلد باز قسم کا انسان تھا اُس نے سوچا نہیں کہ اس کے کتنے بھیانک نتائج بھی آسکتے ہیں۔تو ظاہر بات ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔

س: اچھا یہ بتایئے مولانا صاحب کہ سنی اتحاد کونسل کے نام پر بریلوی جماعت کے ایک پلیٹ فارم کو اچھالا جا رہا ہے تو آپ کی بھی دیوبندی جماعتیں ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ اکٹھی نہیں ہو رہی ہیں۔کئی دھڑے کام کر رہے ہیں۔تو کوئی بات چیت ہے جو چلے گی یا آپ کی کوئی خواہش ہے کہ ان کے درمیان اتحاد ہو۔

ج: دیکھیں مذہبی لحاظ سے اتحاد ایک مسلک کے لیے تو مفید ہوگا لیکن ملک اور قوم کے لیے مسلک سے بالاتر ہو کر سوچنا ہوگا۔تب

اتحاد مفید ہوگا ہم نے جو اتحاد بنائے تھے اُس میں یہ تصور ہی نہیں تھا کہ یہ دیو بندی ہے یہ بریلوی ہے۔ مسلک سے بالا مقاصد بڑے عظیم تھے اور اخلاص سے تھے۔ آج طالبان کو لوگ گالی دے رہے ہیں لیکن ان کے جو بزرگ تھے‘ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب میرے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے تھے ان کو میں نے ملی یکجہتی کونسل کا صدر بنایا اور وہ ڈٹ گئے۔ صوفی محمد کی تحریک نفاذ شریعت کا بھی ساتھ دے رہے تھے۔ ہم نے تائید طالبان کانفرنس اور فتح مبین کانفرنس منعقد کیا تو مولانا عبدالستار نیازی مرحوم سے زیادہ پرجوش افغانستان کے جہاد اور طالبان کے تحریک کا حامی کوئی نہیں تھا وہ سمجھ رہے تھے کہ اگر یہ آزادی کی جنگ ہے تو دشمن ایک پر اکتفا نہیں کرے گا ادھر بھی آئے گا۔ آج وہ ساری چیز بکھر گئی ہے ہمارے اتحاد کی وجہ سے اس سے کوئی الگ نہیں جا سکتا تھا۔ کوئی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ اب بیرونی طاقتیں فرقہ واریت اُبھار کر یہ جنگ مفت میں جیتنا چاہتی ہیں۔ کچھ کہیں کہ یہ جہاد ہے اور وہ کہیں کہ یہ جہاد نہیں ہے۔ یہ دہشت گردی ہے تو اس سے دشمن کو فائدہ پہنچے گا۔ اس طرح عالمی جنگ امریکہ جیت جائے گا‘ یہی حربہ انگریز نے بھی استعمال کیا تھا جب انگریز یہاں آیا تھا تو کچھ علماء لڑ رہے تھے وہ جہاد کر رہے تھے اور کچھ علماء فتوی دے رہے تھے کہ جہاد حرام ہے اب جہاد ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے مرزا غلام محمد قادیانی کو کھڑا کیا گیا‘ کچھ علماء اپنی تائید میں اور جہاد کی حرمت کے لئے میدان میں اتارے گئے تھے۔ اس لیے علما آپس میں لڑتے رہیں گے اور امریکہ مزے اُڑاتا اور من مانی کرتا رہے گا۔

س: یہ بتائیے کہ کراچی میں فسادات ہو رہے ہیں‘ کشیدگی جاری ہے اور جو انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اس کا ذمہ دار آپ کس کو سمجھتے ہیں جو الزامات لگائے جا رہے ہیں کیا اُس میں مہاجر ذمہ دار ہیں یا اور بھی؟

ج: اُس کی ذمہ دار ساری بڑی جماعتیں ہیں۔ تین بڑی جماعتیں جن میں ایم کیو ایم بھی ہے‘ اے این پی بھی ہے اور پیپلز پارٹی بھی ہے اور براہ راست کراچی ان کے ہاتھ میں ہے۔ تو وہ اتنا نہیں کر سکتے کہ مجرموں کی نشاندہی کریں میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ تینوں پارٹیوں کے بڑوں کو ایک بند کمرے میں بٹھا دو۔ ان کا کیس دیکھو اُن کے الزامات سنو اُن تینوں کو مجبور کرو کہ یہ انسانی جان تباہ ہو رہے ہیں۔ آپ ایک دوسرے پر الزام عائد کر رہے ہیں اور خون بہہ رہا ہے بے چارے شہریوں کا مسلمانوں کا۔ اگر حکومت سنجیدہ ہے اور حکومت کے سامنے تینوں بڑی جماعتیں ہیں تو یہ اس خانہ جنگی کو بند کرا سکتے ہیں۔ اس کا حل یہ نہیں کہ اُدھر سے پریس کانفرنس میں ایم کیو ایم یہ کہہ رہا ہے اور اُدھر سے یہ الزام در الزام کا لامتناہی سلسلہ جاری رہتا ہے اور نتیجہ کوئی نکل سکتا۔

س: نئے انتخابات کی وجہ سے کوئی بڑی تبدیلی ملک میں متوقع ہے۔

ج: میں کہتا ہوں کہ اگر انتخابات ہوں اور عوام ان تمام آزمائے ہوؤں کو مسترد کر دیں تو فائدہ ہوگا۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ متبادل کوئی پارٹی نظر نہیں آرہی ہے اگر انتخابات ہو بھی جائیں تو مجھے کوئی بہتر مستقبل نظر نہیں آتا۔ شاید اس سے بھی بدتر حالات بن جائیں۔

س: مہنگائی کو کم کرنے کا کنٹرول کرنے کا آپ کے پاس ایسا کیا نسخہ ہے جس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

ج: دیکھیں یہ جو معاشی نظام ہے بالکل تباہ و برباد ہے کرپشن اس کا بالکل بنیادی ایک سبب ہے۔

فضول اخراجات حد سے زیادہ ہیں اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ 70،70 آدمی وزیر ہیں ان سب چیزوں کو ختم کرنا‘ بعض پارٹیوں کے دیئے گئے نکات میں اس کا کچھ تدارک ہے۔ اگرچہ اسلام کے بارے میں اس میں کچھ نہیں ہے۔ نظام کے بارے میں کچھ نہیں ہے۔ مگر مسلم لیگ (ن) نے جو دس نکاتی پروگرام دیا ہے‘ اس پر عمل کرانے سے کچھ تبدیلی آسکتی ہے دراصل معاشی نظام کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنا ہوگا۔ امریکی بینکوں، ورلڈ بینک یا IMF کے رحم و کرم پر رہیں گے تو وہ تو کہیں گے اور بڑھاؤ ٹیکس اور مہنگائی پیدا کرو۔

س: یہ بتائیں کہ اس سے یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ آپ مسلم لیگ کے دس نکاتی ایجنڈے کو سپورٹ کر رہے ہیں؟

ج: دیکھئے اُس میں معاشی تبدیلی اور کرپشن کے خلاف جو نکتے ہیں اور اسی طرح اوروں نے بھی کچھ تجاویز دی ہیں۔ ان اچھے نکات کو ماننا چاہیے۔ خواہ MQM کا ہو خواہ ق لیگ کا ہو، خواہ ن لیگ کا ہو۔ پیپلز پارٹی کے لیے یہ ضروری ہے کہ ذمہ داری اُس پر اللہ نے ڈالی ہے اُس کو حکومت خدا نے دی ہے کہ عوام کے سکھ کے لیے وہ ہر اقدام کرے جس سے کچھ مسائل کم ہو جائیں۔

س: مولانا صاحب یہ بتایئے گا یہ خیبر پختونخوا کے اندر آپ کا ووٹ وہ تقسیم ہو جائے گا۔ مولانا فضل الرحمان کے ساتھ بالخصوص جنوبی اضلاع میں۔ تو کیا کوئی اس کا بھی حل ہے مولانا فضل الرحمان سے کبھی رابطہ ہوا آپ چاہیں یا اُن کی کوئی خواہش ہے یا رابطہ ہوا؟

ج: اس وقت تو ایسا موقع نہیں آیا' دراصل ہمارے سمت الگ الگ ہیں اگر ہمارے سمت ایک ہو جائیں تو کیوں نہیں ہو سکتا۔

س: سمت کیا ہے؟

ج: مطلب یہ ہے کہ ہم دونوں کا قبلہ درست ہو جائے سب کی تسلی ہو جائے کہ یہ راستہ قبلے کی طرف جاتا ہے تو پھر سارے پرابلم حل ہو جائیں گے ہماری طاقت تقسیم نہیں ہوگی آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت ان کی سیاست کا قبلہ کدھر ہے اور ہمارا قبلہ کدھر ہے۔

س: آپ نے کبھی دعوت دی ہے مولانا فضل الرحمان کو کہ وہ آپ کے قبلہ کی طرف آئیں۔

ج: دیکھیں بار بار ایسا ہوا ہماری میرے ملاقات ہوتی رہی الیکشن سے پہلے اور قبلہ ہم نے درست کرایا سب کا ایک ایم ایم اے کی شکل میں ایک راستہ پر چل پڑے اور انتخابات میں ہم نعرہ لگا رہے تھے کہ اسلامی نظام نافذ کیا جائے گا۔ امریکی تسلط سے آزادی اولین مقصد ہوگا۔ لیکن باہم مل کر بھی وہ قبلے کے سمت پر نہ رہ سکے۔ اور وعدے وعید نظر انداز ہو گئے۔

س: خیبر پختونخوا کی صوبائی حکومت پر بھی بہت سے الزامات لگائے جا رہے ہیں کہ ANP نمائندہ پارٹی ہے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ صوبے کو انہوں نے کسطرح چلایا۔

ج: دیکھیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس گنگا میں کون چاہتا ہے کہ میں پیچھے رہ جاؤں۔ وہی حالت ہے کہ وفاق بھی اس میں لگا ہوا ہے اور صوبے بھی اسی میں لگے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں پختونخوا کو لیں یا پنجاب اور بلکہ سندھ ہر جگہ یہ لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ تو کوئی فرق مجھے محسوس نہیں ہوتا اور ساری توجہ کرپشن پر ہے پھر تعمیری۔ فلاحی۔ مصیبت زدہ گان کی مدد کے لئے کہاں فرصت۔ سیلاب آیا اور لوگ ابھی تک ٹوٹے پھوٹے گھروں میں سردیوں سے ٹھٹھر رہے ہیں۔ لحاف نہیں' کمبل نہیں ہے جو پیسے آتے ہیں وہ پتہ نہیں کہاں جاتے ہیں۔ تو ایک ہی حالت دونوں طرف وفاق اور صوبوں میں ہے۔

س: خیبر پختونخوا کے گورنر کی تبدیلی کی جو بات کی جا رہی ہے نئے گورنر کے حوالے سے کچھ نام بھی سامنے آرہے ہیں اویس احمد غنی کو ہٹانے کی بات کی جا رہی ہے اور انور سیف اللہ یا کسی اور کو لانے کی۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ صوبہ کے گورنر کو تبدیل ہونا چاہیے نیا گورنر آنا چاہئے؟

ج: میرے خیال میں اس منصب پر غیر سیاسی لوگوں کا ہونا بہتر ہے۔ بظاہر یہ اس کرپشن میں اور سیاست میں ملوث نہیں۔ سنجیدگی سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہا ہے اور آئیں گے تو وہ سیاسی لوگ ہوں گے اور لوٹ کھسوٹ میں اور اضافہ ہو جائے گا۔

س: حج کرپشن کے حوالے سے جو اسکینڈل سامنے آیا اُس کا حقیقی ذمہ دار، اعظم سواتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ حامد سعید کاظمی تھے۔ حامد سعید کاظمی کہتے ہیں۔ کہ اعظم سواتی اس میں کرپشن کرتے رہے آپ کیا سمجھتے کہ حج سکینڈل پہلی بار آیا۔ اس سے پہلے اس کی اور آپ کی پارٹی کے پاس بھی اس کی چیئرمین شپ رہی ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس کے ذمہ دار کون ہیں کہ حج میں یہ مسائل سامنے آئے۔

ج: ذمہ دار پوری وزارت مذہبی امور ہے اگر ان پر کنٹرول نہیں ہے وزیر اعظم کا تو اصل ذمہ دار تو وزیر اعظم اور صدر زرداری خود ہیں۔ ان لوگوں کے کارندے ہیں ان لوگوں کے قرب میں رہنے والے لوگ ہیں۔ وہ بھی اس گنگا میں ہاتھ گندے کیے ہوئے ہیں۔

لوٹ کھسوٹ میں سب شریک ہیں۔ اور جب کسی وزیر کو اندازہ ہو جائے کہ وزیر اعظم اور اس کے لوگ بھی اس لوٹ کھسوٹ میں دلچسپی لے رہے ہیں اور صدر بھی تو پھر وزیر کونسا فرشتہ ہوگا۔ میرے خیال میں اس معاملے کا پورا صحیح تجزیہ ہونا چاہیے اور تدارک ہونا چاہیے اور سپریم کوٹ میں کیس کیا ہے تو خدا کرے سپریم کورٹ اس میں مضبوط قدم اُٹھائے اور فیصلہ کرے کم از کم اللہ کے گھر کے ساتھ یہ زیادتی' یہ ظلم۔ اللہ کے مہمانوں کے ساتھ نہ ہو۔

س: اچھا مولانا صاحب اب کون ہے جو مذہبی طاقتوں کو توتوں کو مجاہدین کو ایک پلیٹ فارم پر اکھٹا کرائے گا جب کہ آپ بھی مایوس ہیں۔ آپ بھی ماضی میں گول میز کانفرنس کرتے رہے ان کو بٹھاتے رہے اب آپ بھی بٹھانا نہیں چاہتے۔ مولانا شاہ احمد نورانی اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو کیا صورت ہوگی اس کی۔

ج: میں نے پہلے بھی اس پر بات کر لی۔ پہلے اس کے لیے زمین تیار کی جائے کچھ تحفظات ہوں کچھ ضمانتیں ہوں۔ کچھ گارنٹیاں ہوں کہ وہ اتحاد اقتدار کے لئے نہ ہو۔ میرے تو تقریباً ۲۰۔۲۵ سال اس کام میں گزرے ہیں۔ متحدہ شریعت محاذ، متحدہ علماء کونسل پھر متحدہ دینی محاذ پھر پاک افغان ڈیفنس ریفرنس کونسل۔ پھر ملی یکجہتی کونسل یہ سب میری جدوجہد تھی' میرے پاس وسائل بھی نہیں تھے' اپنے محدود وسائل استعمال کر کے میں نے خدا کے لیے ان کے سامنے جھولی پھیلائی کہ اکھٹے ہو کر بیٹھ جاؤ۔ نتیجہ ہمیں بہتر نظر نہیں آیا۔ جب انسان دیکھتا ہے کہ کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ کون مشقت میں اپنے آپ کو اور جان جوکھوں میں ڈالے گا۔

س: مولانا صاحب یہ بتایئے گا کہ غیر ملکی طلباء آتے رہے اور پاکستان کے مدارس میں مستفید ہوتے رہے اب ان پر پھر پابندی ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ پابندی ہونی چاہیے یا اس کو ہٹایا جائے تو کیا صورت ہو۔

ج: یہ پابندی کافر لگاتا ہے امریکہ لگوا رہا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ باہر ممالک سے پاکستان آکر دینی لوگ تعلیم حاصل کرتے رہیں۔ اگر کوئی یہاں کالج یا یونیورسٹیوں میں آرہا ہے تو آسکتا ہے اور آرہے ہیں کسی پر بھی پابندی نہیں' ہمارے مدارس سے باہر افغانستان کے لوگوں کا بازار لگا ہوا ہے دارالعلوم حقانیہ سے باہر ریڑیاں لگی ہوتی ہیں۔ ہزاروں افغانی ہیں اور ان میں ہر قسم کے لوگ ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں کوئی رکاوٹ نہیں۔ وہاں سے کوئی بچہ ایک دو قدم آگے مسجد یا مدرسہ میں بیٹھ کر سیپارہ کھولے تو وہ مجرم ہے۔ پھر وہ ڈاکو بھی ہے اور دہشت گرد بھی ہے۔ کیونکہ امریکہ چاہتا ہے کہ سارے راستے روکے' دینی تعلیم پڑھنے کے۔ تو ہم نے پرویز مشرف سے بھی یہ کہا تھا کہ خدا کے لیے پابندی مت لگاؤ۔ اگر ہمارے لوگ کیمرج اور آکسفورڈ کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جاسکتے ہیں تو وہاں سے ایک بچہ افریقہ سے یورپ سے دین سیکھنے کے لیے کیوں نہیں آسکتا۔ تو یہ وہی امریکی غلبے والی بات ہے کہ وہ پابندیاں لگا رہے ہیں۔ ہمارے ہاں سو ڈیڑھ سو بچے آگئے تھے سنٹرل ایشیا سے نوجوان اور ان سے درس و تدریس کا کام شروع ہو گیا کئی حافظ ہو گئے، تین سالوں میں علم حاصل کیا تو یک دم امریکہ کی پابندی سے سارا سلسلہ درہم برہم ہو گیا۔ آپ حیران ہوں گے کہ بھارت نے اس سے فائدہ اُٹھایا بھارت نے اعلان کیا کہ میرے ملک میں دینی مدارس کے دروازے سب کے لیے کھلے ہیں۔ یہاں تک کہا گیا کہ بھارت کے لیے ویزے کی ضرورت نہیں ہم ایئر پورٹ پر آپ کے لیے ویزہ لگا لیں گے۔ اب ساری دنیا افریقہ سے دینی تعلیم سیکھنے کے لیے ہندوستان جا رہی ہے' اور بھارت کو مفت میں بیرونی دنیا میں مسلمان سفیر مل رہے ہیں جبکہ یہاں پڑھنے والا ہر مسلمان بچہ پاکستان کا سفیر بن کر جاتا ہے تو یہ بڑا ظلم ہے اپنے ملک کے ساتھ اگر یہ ملک آزاد ہوتا تو ایسی باتیں نہ ہوتیں۔

بہت شکریہ